باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

(الف) اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن

(حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھن)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کا اجمالی تعارف حاصل کر سکیں۔
- ★ قرآنِ مجید کی روشنی میں اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مقام سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سیرت و کردار اور ان کی دینی و معاشرتی خدمات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے ذوقِ علم و عبادت سے واقف ہو سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی دینی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ مذکورہ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی گھریلو زندگی کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی کو ان کے اُسوہ مبارکہ کے مطابق مثالی بنا سکیں۔

اُمّہاتُ المومنین سے مُراد حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواج مطہّرات یعنی بیویاں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام ازواج ایمان والوں کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ ؕ (سورۃ الاحزاب:6)

ترجمہ: ”اور آپ کی ازواج (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں“

جیسے کوئی اپنی ماں کی عزّت کرتا ہے اس سے بڑھ کر اسے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہّرات کی عزّت اور احترام کرنا چاہیے۔ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن دُنیا کی سب سے زیادہ خوش نصیب خواتین ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نسبت عطا فرمائی ہے۔

اس سبق میں ہم اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں سے تین کے بارے میں پڑھیں گے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دعوتِ اسلام کے مراحل میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بے مثال خدمت سر انجام دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس (25) سال گزارے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے شوہرِ نامدار رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کے لیے وقف تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دُکھ کی ہر گھڑی کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے شانہ بشانہ خندہ پیشانی کے ساتھ

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

برداشت کیا۔ انھوں نے اپنا سارا مال اسلام کی خدمت کے لیے پیش کر دیا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے:

"جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا، وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا انھوں نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کیا انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھے اولاد عطا فرمائی۔" (مسند احمد: 10560)

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شخصیات کا ایک ہی سال میں انتقال ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سال کو "عَامُ الْحُزْن" یعنی غم کا سال قرار دیا گیا۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت دین مکّہ مکرّمہ میں پھیل رہی تھی۔ اسی دوران حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر مسلمان ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خاندان میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد رمضان المبارک دس (10) نبوی میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکّہ مکرّمہ ہی میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر آ گئیں اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل دنیا کی محبّت سے بالکل پاک تھا۔ اس مزاج اور تربیت نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سخاوت و فیاضی کے اس مرتبہ تک پہنچایا جو بہت کم کسی کو ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دست کاری میں مہارت رکھتی تھیں۔ اس سے جو آمدنی ہوتی تھی اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دراہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام دراہم ضرورت مندوں میں کھجوروں کی طرح تقسیم فرما دیے۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے آخری زمانہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پوری زندگی فیاضی اور سخاوت کا نمونہ تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت اُمّ رُومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب "حمیرا" اور "صدّیقہ" ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکّہ مُکرَّمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے ہی بے حد ذہین تھیں۔

حضورِ اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں نو برس گزارے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں کئی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

"اے عائشہ! یہ جبریل ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں۔"

جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی انھیں سلامتی اور رحمت کی دُعا دی۔ (صحیح بخاری:6201)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گھر میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میسّر تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حُجرہ مسجدِ نبوی کے ساتھ تھا، جہاں تعلیم وارشاد کی محفلیں ہوتی تھیں۔ اس بنا پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر بھی جو درس دیتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس میں شریک رہتی تھیں۔ خود حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رحلت کے بعد صحابیات کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم دینی تعلیم وتربیت اور مسائل دریافت کرنے کے لیے کثرت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہزاروں مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گفتگو انتہائی مدلّل اور فصیح وبلیغ ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی زندگی علم کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تاریخ، ادب اور طب میں بھی کمال حاصل تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اٹھاون (58) ہجری میں انتقال فرمایا۔ نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تدفین مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنّۃ البقیع میں ہوئی۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف "عَامُ الْحُزْن" کا معنیٰ ہے:

(i) غم کا سال (ii) راحت کا سال (iii) خوشی کا سال (iv) قحط کا سال

ب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں گزارے:

(i) پچیس سال (ii) چھبیس سال (iii) ستائیس سال (iv) اٹھائیس سال

ج حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی خدمت کے لیے پیش کر دیا:

(i) اپنا سارا مال (ii) اپنا سارا خاندان (iii) اپنا باغ (iv) اپنا مکان

Web Version Not For Sale PCTB Textbook

د) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں عرصہ گزارا:

(i) آٹھ سال (ii) نو سال (iii) دس سال (iv) گیارہ سال

ہ) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا:

(i) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (iv) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

2 مختصر جواب دیں۔

الف) اُمّہاتُ المومنین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟

ب) دس نبوی کو "عَامُ الحُزْن" کیوں کہا جاتا ہے؟

ج) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

د) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا ایک واقعہ لکھیں۔

ہ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی؟

3 تفصیلی جواب دیں۔

الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

ب) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف تحریر کریں۔

ج) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ سبق میں مذکور اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ کی حیاتِ طیّبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا نام، ولدیت، پیدائش، قبیلہ، عمر، مروی احادیث کی تعداد اور تاریخ وفات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کی سربلندی کے لیے مالی خدمات پر طلبہ کے درمیان مذاکرہ کروائیں۔

★ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی خدمات سے متعلّق جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ب) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ (بیٹوں اور بیٹیوں) سے متعارف ہو سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کے ساتھ شفقت و محبت کو جان سکیں۔
- بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات، عبادت و ریاضت اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں۔
- بناتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیوں رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی سیرت و کردار سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی کو بہتر بنا سکیں۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولاد میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماسوا تمام بیٹے اور صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بطن سے تھیں۔ صاحبزادگان میں سے تو کسی کو دنیا کی لمبی زندگی نہ ملی، البتہ صاحبزادیاں حیات رہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی ولادت بعثت سے دس سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے زیرِ تربیت پروان چڑھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی شادی ہجرت سے پہلے حضرت ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی۔

حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اولاد میں دوسری صاحبزادی رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بعثت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔ نبوّت کے پانچویں سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان کے ساتھ تھیں۔ حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے دو ہجری کو وفات پائی اور جنّت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تیسری صاحبزادی ہیں۔ بعثت سے کچھ عرصہ قبل پیدا ہوئیں۔ اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے ساتھ اسلام قبول کیا۔

دو ہجری میں غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوگیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت غم گین رہنے لگے۔ انھیں اس بات کا بہت زیادہ غم تھا کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے قرابت داری کا جو اہم رشتہ تھا وہ ٹوٹ گیا۔
حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین ہجری میں حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا اور اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دامادی کا شرف پھر حاصل ہوا۔ اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذُو النُّوْرَیْنِ" یعنی دو نُوروں والا کہتے ہیں۔

نو ہجری میں حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اِن کی نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ منوّرہ کے قبرستان جنّت البقیع میں سُپردِ خاک فرمایا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت 20 جمادی الثانی بروز جمعہ بعثت کے پانچویں سال میں مکّہ مکرّمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ہستیوں کو بہترین اولاد عطا فرمائی، جن میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات اپنے والد ماجد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وفات کے کچھ ماہ بعد میں ہوئی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تفصیلی حالات و مناقب ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے اور مکّہ مکرّمہ میں بعثت سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر دو سال سے بھی کم تھی۔ انھی کی وجہ سے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کنیّت "ابوالقاسم" ہے۔ آپ کو مکّہ مکرّمہ کے قبرستان "جَنَّةُ الْمُعَلّٰی" میں سُپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ کو طاہر اور طیّب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ بھی بہت چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گئے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھے۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کی خوشی میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کا عقیقہ فرمایا اور دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر ان کے سر کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ عرب کی روایات کے مطابق بچپن میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پرورش و نگہداشت کے لیے اُمّ سیف نامی دائی کے سُپرد کر دیا گیا، جن کو حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کچھ بکریاں بھی عنایت فرمائی تھیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت غم گین تھے۔ مبارک آنکھوں سے اشک جاری تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے کہ دل غم گین ہے، آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں لیکن ہم زبان سے وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا ربّ راضی ہو۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سب سے بڑی بیٹی کا نام ہے:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ب) حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو
(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

(ج) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی:

(i) نو ہجری میں (ii) دس ہجری میں (iii) گیارہ ہجری میں (iv) بارہ ہجری میں

(د) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(iii) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ہ) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں:

(i) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ii) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(iii) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (iv) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حبشہ اور مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ______________ شامل تھیں۔

(ب) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ______________ میں وفات پائی۔

(ج) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ______________ ہے۔

(د) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ______________ ہیں۔

(ہ) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ______________ ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

3 مختصر جواب دیں۔

الف) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی چاروں صاحبزادیوں اور ان کی والدہ ماجدہ کا نام لکھیں۔

ب) حضرت رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کون کون سی ہجرت کا اعزاز حاصل ہوا؟

ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "ذُو النُّوْرَيْنِ" کیوں کہا جاتا ہے؟

د) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

ہ) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کنیّت ابوالقاسم کیوں ہے؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اَولادِ اطہار کا تعارف تحریر کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ پر معلوماتی چارٹ تیار کریں جس میں ان کے نام، ولدیت، پیدائش، لقب، عمر، اولاد اور تاریخ وفات شامل ہوں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اولادِ مبارکہ پر جماعت میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ج) خاتونِ جنّت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ خاتونِ جنّت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقام و مرتبہ اور سیرت و کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- ★ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبّت اور ان کی حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے مشابہت کے بارے میں جان سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفات: شرم و حیا، عبادت و ریاضت، سادگی، محنت و جفاکشی اور گھریلو زندگی کے روشن پہلوؤں کا جائزہ لے سکیں۔
- ★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کے نکاح سے سادگی کا سبق حاصل کر سکیں۔
- ★ تسبیحاتِ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں جان کر اس پر عمل کر سکیں۔
- ★ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کو سمجھ کر ان کے طرزِ زندگی کو اپنی عملی زندگی کا حصّہ بنا سکیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سب سے چھوٹی اور چہیتی صاحبزادی ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب "زہراء" اور "بتول" ہے۔ روشن چہرے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو "زہراء" اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے "بتول" کہا جاتا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک لقب "صدّیقہ" بھی ہے اور اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ سچ بولتی تھیں۔

اسلام کا ابتدائی دور انتہائی مشکل اور تکلیف کا دَور تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کم عمری کے باوجود آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے خاندان کے ہمراہ شعبِ ابی طالب میں محصور ہونا پڑا تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ اُنھوں نے تکلیف اور اذیت کے ان تین سالوں کو بہت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور اپنے عزم میں ذرّہ برابر بھی فرق نہ آنے دیا۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت زیادہ محبّت و الفت و شفقت فرماتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیتے، کبھی جنّت کا پھول فرماتے، سفر سے واپسی پر پہلے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبّت والفت کا برتاؤ فرماتے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عاداتِ مبارکہ اپنے والد ماجد حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وِصال کے وقت بلایا اور اُن کے کان میں کوئی بات کہی جس پر وہ رو پڑیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پھر اُنھیں بلا کر ان کے کان میں کوئی بات کہی جس پر وہ مسکرا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے بعد

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلے مجھے بتایا کہ اس بیماری میں ان کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بتایا کہ میں ان کے خاندان میں سب سے پہلے ان سے جا کر ملوں گی تو میں ہنس پڑی۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت عبادت گزار تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کے کام کاج کے دوران بھی قرآنِ مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ زہدوقناعت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت کی کہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 34 مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ ان تسبیحات کو ''تسبیحاتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کہا جاتا ہے۔

ایک دفعہ کسی نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا، چالیس اُونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تمھارے لیے صرف ایک اُونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اُونٹ ہوں تو میں سارے ہی اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دوں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دروازے پر ایک سائل نے صدا دی: اے رسول اللہ کی بیٹی! میں دو وقت کا بھوکا ہوں، میرا پیٹ بھر دو۔ والدہ محترمہ نے فوراً مجھ سے فرمایا: جاؤ یہ کھانا سائل کو دے آؤ، مجھے تو ایک ہی وقت کا فاقہ ہے اور اس نے دو وقت سے نہیں کھایا۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی کرّم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گھریلو زندگی بہت خوش گوار تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھر پور ساتھ دیا۔ گھر کا کام کاج خود ہی انجام دیتی تھیں۔ گھر کے کاموں کے ساتھ بچّوں اور خواتین کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی آپ کے ذمّے تھا جسے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بخوبی انجام دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اولاد کی تربیت کا حق ادا کیا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زندگی کے جو سنہری آداب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حاصل کیے انھیں اپنی اولاد کو سکھایا۔ اُنھیں مشکلات پر صبر کا درس دیا اور ہمیشہ حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے دینِ اسلام کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے بعد بہت غم گین رہنے لگیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے قریباً چھے ماہ بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی وفات پا گئیں۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اُسوۂ حَسَنہ تمام خواتین کے لیے مثالی نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی نشر و اشاعت میں بھی حصّہ لیا اور خواتین کی تعلیم و تربیت میں بھی۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا ہر پہلو تابناک اور روشن ہے۔

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) زہراء کا معنٰی ہے:

(i) عبادت گزار (ii) روشن چہرے والی (iii) پرہیزگار (iv) عالمہ

(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک لقب زہراء کے علاوہ دوسرا لقب ہے:

(i) حمیرا (ii) حوراء (iii) اُمّ المساکین (iv) بتول

(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کا نمایاں وصف تھا:

(i) خطابت (ii) زہد وقناعت (iii) جہاد (iv) سیاست

(د) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا:

(i) پانچ مہینے بعد (ii) چھے مہینے بعد (iii) سات مہینے بعد (iv) آٹھ مہینے بعد

(ہ) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی سردار ہیں:

(i) دنیا میں (ii) عرب میں (iii) جنّت میں (iv) حجاز میں

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ ______ ہیں۔

(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب بتول اور ______ ہے۔

(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ______ شعبِ ابی طالب میں رہیں۔

(د) تسبیحاتِ فاطمہ ہر ______ کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔

(ہ) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ کا نام ______ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف لکھیں۔

(ب) ''تسبیحاتِ فاطمہ'' سے کیا مُراد ہے؟

(ج) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُونٹوں کی زکوٰۃ کا نصاب پوچھنے والے سے کیا فرمایا؟

(د) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا خوش خبری دی؟

(ہ) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وِصال کب ہوا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

(ب) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- ★ حضرت سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی امتیازی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

- ★ ہم اپنی روزمرہ زندگی کے معاملات میں کس طرح حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں؟ تقریری مقابلہ کا انعقاد کیجیے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(د) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زُبیر بن عوّام، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابو عُبیدہ بن جراح، حضرت عبد الرَّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مفہوم ان کے اسمائے گرامی اور ان کی فضیلت جان سکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی اور مقام و مرتبہ سے اجمالی طور پر آگاہ ہوسکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اَخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دینی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کرسکیں۔
- ★ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی امتیازی خصوصیات کا موازنہ کرسکیں۔
- ★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کرسکیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ مبارک ہستیاں ہیں جنھیں ایمان کی حالت میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زیارت نصیب ہوئی۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بُلند مرتبہ والی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے زیادہ فضیلت والے وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جنھیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک ہی مجلس میں جنّت کی بشارت دی۔ ان دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عشرہ مبشّرہ کہا جاتا ہے۔ ان دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں خلفائے راشدین کے علاوہ جو چھے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، اس سبق میں ہم ان کے حالات اور مناقب پڑھیں گے۔

1 - حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبید اللہ اور والدہ کا نام صعبہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے آٹھ افراد میں سے ایک ہیں۔ خشیت الٰہی اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبّت سے ان کا دل لبریز تھا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ اُحد اور دوسرے غزوات میں بہت جذبے کے ساتھ پیش پیش رہے، انھیں اس راہ میں جان کے ساتھ مال کی قربانی سے بھی دریغ نہ تھا۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس بہادری اور جاں نثاری کا مظاہرہ فرمایا تھا، اسے دیکھ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

> "طلحہ نے اپنے لیے جنّت کو واجب کرلیا۔" (سنن ترمذی: 1692)

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حسنِ معاشرت کے باعث بیوی بچّوں میں نہایت محبوب تھے۔ اس کا اندازہ ان کی اہلیہ حضرت امّ ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس بیان سے ہوتا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ وہ گھر آتے ہیں تو ہنستے ہوئے، باہر جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے، کچھ مانگو تو بخل نہیں کرتے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے، اگر کوئی کام کردو تو شکر گزار ہوتے ہیں اور خطا ہوجائے تو معاف کردیتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

2- حضرت زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام زبیر، کنیت ابوعبداللہ، لقب حواری رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہے۔

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ انھی سے آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے اٹھائیس (28) سال پہلے پیدا ہوئے۔ سولہ (16) برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوۂ بدر میں بہت بہادری سے لڑے اور دیگر غزوات میں بھی بڑی شجاعت دکھائی۔ فتحِ مکّہ کے روز رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذاتی دستے کے علم بردار تھے۔ جنگِ فسطاط میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار افسروں کی معیت میں چار ہزار مجاہدین کی کمک مصر روانہ کی۔ جن میں ایک افسر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت بڑے عالم، بہادر اور مستقل مزاج تھے۔ تاجر ہونے کی وجہ سے کافی دولت مند تھے۔ سادہ لباس پہنتے اور سادہ غذا کھاتے تھے۔ البتہ میدانِ جنگ میں ہمیشہ اعلیٰ قسم اور عمدہ ریشمی لباس پہن کر جاتے۔

3- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "فاتحِ ایران" کہا جاتا ہے۔ آپ کا تعلّق قُریش کے قبیلہ بنوزہرہ سے تھا جو حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ننھیالی خاندان ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشتے میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ ہجرتِ مدینہ سے تیس برس پہلے پیدا ہوئے۔ پہلی وحی کے ساتویں روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے۔

خشیتِ الٰہی، حبِّ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور تقویٰ وہ صفات ہیں، جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ خوفِ خدا اور عبادت گزاری کا یہ حال تھا کہ عموماً رات کے آخری حصّے میں مسجدِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں آ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ (مسند ابن حنبل جلد 1 صفحہ 170)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً تمام غزوات میں شریک رہے۔ غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں کو شکست کا خطرہ لاحق ہوا اور مجاہدین میدانِ جنگ میں اِدھر اُدھر بکھر گئے تو اس وقت نبی مکرّم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کا فریضہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرانجام دیا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں عموماً رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خیمے کے گرد رات بھر پہرا دیتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کسی غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ رات کے وقت ایک

جگہ قیام ہوا جہاں دشمنوں کا خطرہ تھا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بہتر ہوتا اگر آج کوئی پہرہ دیتا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔" نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس جان نثاری سے خوش ہوئے اور انھیں دُعا دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام کا پہلا تیرانداز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ سعد تیر چلاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

4- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام زید تھا۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کو ان کے سامنے پیش کیا تو حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش کے ساتھ لبّیک کہا اور اپنی زوجہ کے ساتھ مسلمان ہوئے۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی بہن تھیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا اور پھر ایک طویل عرصے تک اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

5- حضرت اَبوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام عامر بن عبداللہ ہے۔ ابوعُبیدہ کنیّت اور اَمین الاُمّۃ (اُمّت کا امین) لقب ہے۔ یہ لقب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عطا فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قُریش کی ایک شاخ بنوفہر سے تھا۔ ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کیا۔ دیگر مسلمانوں کی طرح ابتدا میں قُریش کے مظالم کا شکار ہوئے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے اجازت لے کر حبشہ ہجرت کر گئے لیکن مکّی دَور میں ہی واپس لوٹ آئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چند روز قبل مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی اور حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد تک قُبا میں قیام کیا۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ مؤاخات مدینہ میں انصاری صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی بنائے گئے۔

غزوۂ اُحد میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور زرہ کی دو کڑیاں چہرہ مبارک میں پیوست ہو گئی تھیں، جس سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت تکلیف ہو رہی تھی۔ حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دانتوں سے پکڑ کر ان کڑیوں کو باہر نکالا تھا، ان کڑیوں نے نکلتے نکلتے اُن کے دو دانت شہید کر دیے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے۔ انھوں نے تمام رقم فوج میں تقسیم کر دی اور اپنے لیے کچھ بھی نہ رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے لوگ بھی ہم میں موجود ہیں۔

6- حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بھی بڑے اور بہت فضیلت والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت کی نعمت سے نوازا تھا۔ ہجرت کے بعد آپ کا سلسلۂ مؤاخات ایک انصاری صحابی حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بنا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پورے جذبۂ اُخوّت کے ساتھ اپنے مہاجر بھائی کو کہا: ”میں اپنی کُل دولت کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرلوں گا۔“ حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ”اللہ تعالیٰ آپ کے مال کو باعثِ برکت بنائے، آپ مجھے بازار کا راستہ دکھا دیجیے۔“

کچھ عرصے بعد حضرت عبدالرّحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مالی حالت اس قدر مستحکم ہوگئی کہ انھوں نے نہ صرف شادی کرلی، بلکہ سونے کی کچھ مقدار بھی اپنی اہلیہ کو مَہر کے طور پر ادا کی۔ پھر ایک وقت آیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاروبار میں بہت برکت پیدا ہوئی۔ ان کے مال میں اتنا زیادہ اضافہ ہوگیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار مسلمانوں کے دولت مند ترین لوگوں میں ہونے لگا۔

حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال بتّیس (32) ہجری میں ہوا۔ اپنی وفات کے وقت وصیّت فرمائی کہ ”میرے ترکے میں سے ہر بدری صحابی کو چار چار سو دینار دیے جائیں۔“ اُس وقت فہرست تیار ہوئی تو ان میں سے ایک سو بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم حیات تھے۔ ان میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیّت کے مطابق چار چار سو دینار تقسیم کیے گئے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) وہ غزوہ جس میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری کی خاص تعریف کی گئی:

(i) غزوۂ بدر (ii) غزوۂ تبوک (iii) غزوۂ خندق (iv) غزوۂ احد

(ب) حضرت زُبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(i) حواری رسول (ii) امین الامۃ (iii) غنی (iv) صدّیق

(ج) اسلام کے لیے سب سے پہلا تیر چلانے کا اعزاز حاصل ہے:

(i) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
(iii) حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (iv) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(د) حضرت ابوعُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(i) حیدر (ii) حواری (iii) امین الامۃ (iv) سیف اللہ

ہ) جن صحابی کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال و دولت سے نوازا تھا:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت ابو عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے والے پہلے ______ افراد میں شامل ہیں۔

ب) حضرت ابو عُبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلّق قریش کی شاخ ______ سے تھا۔

ج) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کا نام ______ ہے۔

د) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ______ کہا جاتا ہے۔

ہ) حضرت ابو عُبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام ______ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیّت تحریر کریں۔

ب) فتحِ مکّہ کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا اعزاز حاصل ہوا؟

ج) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیّت لکھیں۔

د) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا کیا عالَم تھا؟

ہ) حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک خصوصیّت لکھیں۔

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پیش کیجیے۔

ب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

ج) حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ والدین اور اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جن میں ان کے نام، القابات، ولدیت، پیدائش، قبیلہ، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد اور تاریخ وفات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

★ عشرہ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگی اور سیرت و کردار پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ہ) صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

(حضرت عبداللہ شاہ غازی، حضرت حسن بصری، حضرت بایزید بسطامی، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں تصوّف کا معنٰی ومفہوم جان سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی، مقام ومرتبہ اور کرامات سے واقف ہوسکیں۔
- ان کے اَخلاق وصفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- تصوّف وروحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔

مذکورہ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے حالاتِ زندگی سے سبق حاصل کر کے اپنی عملی زندگی میں اچھے اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کر سکیں۔

تصوّف، تزکیہ نفس کا ہم معنٰی لفظ ہے۔ تزکیہ نفس کا معنٰی ہے: اِنسانی نفس کو بُری عادات سے پاک کر کے اچھّی عادات کا خُوگر بنانا۔

قرآنِ مجید میں اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے یعنی اپنے نفس کو بُرے اَعمال اور بُرے اَخلاق سے پاک کرنے والے شخص کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ (سورۃ الاعلیٰ:14)

ترجمہ: یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربّانی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ (سورۃ الشمس:09)

ترجمہ: یقیناً جس نے اس (نفس) کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اللہ تعالیٰ کے اُن نیک بندوں کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس کے احکام اور حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مبارک طریقوں پر عمل کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم خود بھی دین کے احکام کی پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ ہے۔ صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے اچھے اَخلاق، اچھے اَعمال اور تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے بھٹکے ہوئے لوگ سیدھے راستہ پر آئے اور کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

اس سبق میں ہم چند صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی اور تعلیمات کے بارے میں پڑھیں گے۔

1- حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کراچی کے نہایت معروف و برگزیدہ ولی اللہ ہیں اور اُن کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت اِمام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے، حضرت حسن مثنّٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور حضرت محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

کے فرزند ہیں۔ سنہ 720ء میں مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سندھ میں تقریباً 760ء میں تشریف لائے اور اپنے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں گھوڑے لائے تھے جو اُنھوں نے کوفہ اور عراق سے خریدے تھے۔

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سب سے بڑی کرامت سمندر کے قریب مزار کے نیچے میٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ کراچی کے علاقے کلفٹن میں واقع حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار انتہائی تاریخی اہمیّت کا حامل ہے۔ بیسویں صدی کے اوائل تک یہ مزار، ایک ریتلی پہاڑی کے ٹیلے پر ایک چھوٹی سی کٹیا کی شکل میں واقع تھا۔ نئی تعمیر کے بعد اس وقت مزارِ اقدس کا سبز اور سفید دھاری دار گنبد کراچی کی شناخت بن چکا ہے۔

2- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت اکیس (21) ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کو گھٹی دی اور ان کا نام "حسن" رکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ "اے اللہ! اسے دین کے علم کا ماہر بنا اور لوگوں میں محبوب بنا۔"

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں جواہرات کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ اس لیے "حسن لولوئی" کے نام سے مشہور تھے۔ جب عشق الٰہی کا غلبہ ہوا تو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر و حدیث میں بھی اِمام تسلیم کیے جاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشیتِ الٰہی کے سبب اس قدر گریہ کرتے کہ آپ کی آنکھیں کبھی خشک نہ دیکھی گئیں۔ حضرت اِمام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرمانے کے علاوہ زیادہ وقت تنہائی اور عبادت میں گزارتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وعظ اکثر دل کے خطروں، اعمال کی خرابیوں اور نفس کے وسوسوں سے متعلّق ہوا کرتا تھا۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بھی اُن کے مواعظ سے اکتسابِ فیض کرتی تھیں۔

حضرت بلال بن ابی بردہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زیادہ کسی کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مشابہ نہیں پایا۔ یکم رجب المرجّب ایک سو دس (110) ہجری نواسی (89) سال کی عمر میں بصرہ، عراق میں انتقال کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بصرہ سے نُو میل مغرب کی طرف واقع ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معروف ترین مسلم صوفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شیخ ابویزید بسطامی" اور "طیفور ابویزید بسطامی" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ فارس (ایران) کے صوبے بسطام میں پیدا ہوئے۔ بسطام ایک بڑا قصبہ ہے جو نیشاپور کے راستے میں واقع ہے۔ بسطامی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کے ساتھ اسی نسبت سے لگایا جاتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دُنیا ترک کر دی اور بارہ سال تک ریاضت کی۔ تصوّف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرتبہ بہت بُلند ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلّق فرمایا: "مقامِ توحید میں دوسرے لوگوں کی انتہا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدا ہے کیوں کہ لوگ ابتدائی مقام میں ہی سرگرداں ہو کر رہ جاتے ہیں۔"

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پندرہ (15) شعبان المعظم دوسو اکتیس (231) ہجری بسطام میں وِصال فرمایا۔ کچھ لوگوں کے نزدیک ان کا وِصال دوسو اکسٹھ (261) ہجری میں ہوا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت تیسری صدی ہجری کے شروع میں عراق کے شہر بغداد میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے نامور ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہور لقب سید الطائفۃ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور صوفی بزرگ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے، مرید اور شاگرد ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ستائیس (27) رجب المرجّب بروز جمعہ دوسو ستانوے (297) ہجری میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ ان کے فرزند قاسم جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔ جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے:

(i) لاہور میں (ii) کراچی میں (iii) بغداد میں (iv) بصرہ میں

(ب) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گھٹی دینے والی شخصیت ہیں:

(i) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ii) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(iii) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (iv) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جن کے مواعظ سے اکتسابِ فیض کرتی تھیں:

(i) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(د) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:

(i) سعودی عرب میں (ii) عراق میں (iii) ایران میں (iv) شام میں

(ہ) سید الطائفۃ (صوفیہ کی جماعت کے سردار) لقب ہے:

(i) حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا
(iii) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا (iv) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) ____________ کا مزار کلفٹن، کراچی میں واقع ہے۔

(ب) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ____________ سال تک ریاضت کی۔

(ج) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ____________ نے رکھا۔

(د) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ____________ میں ہوا۔

(ہ) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں ____________ لوگوں نے شرکت کی۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) تصوُّف سے کیا مُراد ہے؟

(ب) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں کے رہنے والے تھے؟

(ج) حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کہاں ہے؟

(د) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک خصوصیّت تحریر کریں۔

(ہ) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کس مقام سے نوازا تھا؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

(ب) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

(ج) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ سبق میں مذکور صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مختصر حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کے نام، القابات، ولدیت، پیدائش، عمر، تصانیف اور تاریخ وفات کا ذکر ہو۔

برائے اساتذہ کرام:

- سبق میں مذکور صوفیہ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مکالمہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not For Sale

(و) علما و مفکرین

(حضرت اِمام جعفر صادق، اِمام ابوحنیفہ، اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ شخصیات کے اَخلاق وصفات اور علمی وفقہی کارناموں کی اہمیت جان سکیں۔
- ان کے اَخلاق وصفات اور اشاعتِ اسلام کے لیے خدمات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- تصوُّف وروحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ شخصیات کے اعلیٰ افکار وکردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

علما و مفکرین ان مایہ ناز شخصیات کو کہا جاتا ہے جنھوں نے اسلامی علوم کی بے مثال خدمت کی۔ ان علوم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا اور انھیں حفاظت سے آنے والی نسلوں تک پہنچایا۔ دینِ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کے لیے ایسی شخصیات کا انتخاب فرمایا جنھوں نے علمِ دین کی خاطر دنیا کی ہر نعمت کو خیر باد کہا۔ علم کی خاطر دُور دراز کے سفر کیے اور ہر مشقّت برداشت کی۔ اس سبق میں ہم انھی شخصیات میں سے تین کے حالات پڑھیں گے۔

1- حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت اِمام جعفر صادق یا جعفر بن محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جعفر، کنیّت ابوعبداللہ اور لقب صادق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت اِمام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے، حضرت اِمام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے اور شہیدِ کربلا حضرت اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ فقہ جعفریہ کی نسبت اِنھی کی طرف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ بچپن میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ملاقات فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں۔ ان حضرات نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت، اعلیٰ کردار اور حسنِ اَخلاق کا انداز اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک حاجی مدینہ منوّرہ آیا اور مسجدِ نبوی میں سو گیا۔ آنکھ کھلی تو اسے شبہ ہوا کہ اس کی ایک ہزار دینار کی تھیلی موجود نہیں۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا، کسی کو نہ پایا۔ مسجدِ نبوی کے ایک گوشہ میں حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بالکل نہ پہچانتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ میری تھیلی تم نے لی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "اس میں کیا تھا؟" اس نے کہا "ایک ہزار دینار۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میرے ساتھ میرے مکان تک آؤ۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہو لیا۔ گھر پر تشریف لا کر ایک ہزار دینار اس کے حوالے کر دیے۔ وہ

مسجد میں واپس آیا اور اپنا سامان اٹھانے لگا تو خود اس کے دیناروں کی تھیلی اپنے ہی سامان میں نظر آئی۔ یہ دیکھ کر وہ بہت شرمندہ ہوا اور دوڑتا ہوا پھر حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔ پھر اس نے معذرت کرتے ہوئے وہ ہزار دینار واپس کرنا چاہے، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہم جو کچھ دے دیتے ہیں وہ پھر واپس نہیں لیتے۔

حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اعلیٰ کردار کا ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وکیل معتب سے ارشاد فرمایا کہ غلّہ روز بروز مدینہ منوّرہ میں مہنگا ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں کس قدر غلّہ ہوگا؟ معتب نے کہا کہ ہمیں اس مہنگائی اور قحط کی تکلیف کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ہمارے پاس غلّہ کا اتنا ذخیرہ ہے کہ جو بہت عرصہ تک کافی ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تمام غلّہ فروخت کر ڈالو۔ اس کے بعد جو حال سب کا ہو وہ ہمارا بھی ہو۔ جب غلّہ فروخت کر دیا گیا تو فرمایا: اب خالص گندم کی روٹی نہ پکایا کرو بلکہ آدھے گندم اور آدھے جو کی روٹی پکایا کرو، جہاں تک ممکن ہو ہمیں غریبوں کا ساتھ دینا چاہیے۔

2- حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اسلامی فقہ میں حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام بہت بُلند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام "نعمان بن ثابت" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسّی (80) ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ کی تعلیم عظیم محدّث اور عالم حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ کا سب سے پہلا طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس اعتبار سے منفرد فقہی اِمام ہیں کہ آپ تابعی ہیں۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم حدیث کے حصول کے لیے تین مقامات کا بطورِ خاص سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ حدیث سب سے پہلے کوفہ میں حاصل کیا۔ اس زمانے میں کوفہ علمِ حدیث کا بہت بڑا مرکز تھا۔ دوسرا مقام حرمین شریفین کا تھا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احادیث اخذ کیں اور تیسرا مقام بصرہ تھا۔ حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے شمار اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث دونوں میں اِمامت کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں کی تعداد بھی شمار سے باہر ہے۔

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ذہین اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ، فہم و فراست اور حکمت و دانائی بہت مشہور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن کو علم پھیلاتے اور رات کو عبادت کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا طریق یوں بیان کرتے ہیں:

''میں سب سے پہلے کسی مسئلے کا حکم قرآنِ مجید سے اخذ کرتا ہوں۔ پھر اگر وہاں وہ مسئلہ نہ پاؤں تو سنّتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے لے لیتا ہوں۔ جب وہاں بھی نہ ملے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے اقوال میں سے کسی کا قول مان لیتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسروں کا قول نہیں لیتا۔''

حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو حنفی فقہ کہتے ہیں۔ آج بھی اسلامی دنیا کا بہت بڑا حصّہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے فقہی مسلک کا پیروکار ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال بغداد میں ایک سو پچاس (150) ہجری میں ہوا۔ مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ پہلی بار نمازِ جنازہ میں کم و بیش پچاس ہزار کا مجمع تھا۔ اس پر بھی آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا یہاں تک کہ چھے بار نمازِ جنازہ پڑھائی گئی۔

3۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مالک بن انس اور لقب "اِمامِ مدینہ" ہے۔ اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ترانوے (93) ہجری میں مدینہ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار مجتہدین، فقہا اور عظیم محدّثین میں ہوتا ہے۔ آپ نے حدیث وفقہ کا علم اِمام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مایہ ناز علما سے حاصل کیا۔

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سترہ برس کی عمر میں مدینہ منوّرہ میں درس و تدریس کی مسند سنبھالی۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیث کا درس بڑے ادب و احترام سے دیا کرتے تھے۔ غسل کرتے، صاف ستھرا لباس پہنتے، خوش بو لگاتے اور پھر درس کی مسند پر تشریف فرما ہوتے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیک وقت حدیث اور فقہ کے اِمام تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرزِ فکر میں حدیث اور فقہ کا حسین اِمتزاج ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف میں سے "مُؤطّا اِمام مالک" آپ کی معروف تصنیف ہے۔

مدینہ منوّرہ میں رہنے کی وجہ سے اپنے زمانے میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محبتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں اس حد تک سرشار تھے کہ ساری عمر مدینہ منوّرہ میں احتیاط و ادب کی وجہ سے ننگے پاؤں رہ کر گزار دی۔

حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مدینہ منوّرہ سے شدید محبّت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال مدینہ منوّرہ میں ہی ہو۔ یہ خواہش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں ایسا گھر کر چکی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی مدینہ منوّرہ سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فقہی مسلک کو مالکی فقہ کہتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

(الف) حضرت اِمام جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب تھا:

(i) صادق (ii) امین (iii) شمس العلماء (iv) امین الامت

(ب) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد تھے:

(i) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ii) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(iii) حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (iv) حضرت ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:

(i) مالک بن انس (ii) محمد بن اسماعیل (iii) نعمان بن ثابت (iv) محمد بن ادریس

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں:

(i) صحابی (ii) تابعی (iii) تبع تابعی (iv) اہلِ بیت کے اِمام

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:

(i) صادق (ii) اِمامِ اعظم (iii) سید الطائفہ (iv) اِمامِ مدینہ

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب فقہی مسلک _________ کہلاتا ہے۔

ب) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام _________ ہے۔

ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ _________ میں پیدا ہوئے۔

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ اور حدیث میں _________ کا درجہ رکھتے ہیں۔

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف کا نام _________ ہے۔

3 مختصر جواب دیں۔

الف) علماء و مفکرین کن ہستیوں کو کہا جاتا ہے؟

ب) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا کا کیا نام ہے؟

ج) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام کیا ہے؟

د) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک استادِ محترم کا نام لکھیں۔

ہ) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیا خواہش تھی؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

الف) حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

ب) حضرت اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نوٹ لکھیں۔

ج) حضرت اِمام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعارف پیش کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

★ اساتذہ کرام کی مدد سے سبق میں مذکور شخصیات کی زندگی مثلاً ان کے نام، القاب، پیدائش، تلامذہ، تصانیف اور وفات وغیرہ پر مشتمل معلومات جمع کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

★ سبق میں مذکور شخصیات کی علمی، فقہی اور معاشرتی خدمات پر تقریری مقابلہ کا انعقاد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

(ز) فاتحین

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تکمیل پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- غلبۂ اسلام کے لیے مسلم فاتحین کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی، شجاعت و قیادت اور جہادی کارناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سیف اللہ کے بارے میں جان سکیں۔
- معرکوں میں فتح کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک کی برکت سے آگاہ ہو سکیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات اور کردار کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت حاصل کر کے ان کی قائدانہ صلاحیتوں، بہادری اور عزم و ہمّت سے سبق حاصل کر سکیں۔

اسلامی تاریخ میں ایسے بہت سے بہادر مجاہد و سپاہی گزرے ہیں جنھوں نے جنگ کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان مجاہدین نے اسلام کو دنیا کے طول و عرض تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی ظلم و ستم کا دور دورا تھا، مسلمان مجاہدین نے فساد کو ختم کیا اور امن کا بول بالا کیا۔ اسلامی تاریخ ایسے سربکف مجاہدین اور فاتحین کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ اس سبق میں ہم مسلمان فاتحین میں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ولید بن مغیرہ اور والدہ کا نام لبابہ ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلّق قبیلہ بنو مخزوم سے تھا۔ بنو مخزوم عرب کا ایک معزّز قبیلہ تھا۔ عربوں کے دستور کے مطابق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں ہی گھڑ سواری، تلوار بازی اور دیگر جنگی مہارتیں سیکھ لی تھیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جانثار سپاہی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان فوج کے سپہ سالار بھی رہے اور آپ نے بہت سے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی سلطنت کا حصّہ بنایا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو "سیف اللہ" یعنی اللہ کی تلوار کا لقب دیا۔

جب حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ولید بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا تھا: "خالد کہاں ہیں؟ خالد جیسا آدمی اب تک اسلام سے ناواقف ہے۔ اگر وہ اپنی ساری قوّت اور محنت مسلمانوں کے ساتھ لگا دیتے تو ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مکّہ نے اپنے جگر کے ٹکڑوں (یعنی اپنے بہترین لوگوں) کو ہماری طرف پھینک دیا ہے۔" (الرحیق المختوم، ص 311)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یکم صفر المظفر آٹھ (08) ہجری کو اسلام قبول کیا اور جنگِ موتہ میں شریک ہوئے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے تین سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہو گئے تھے۔ اِن تینوں کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی لشکر کو سنبھالا۔ اس روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمنوں کے ساتھ ایسی شدید جنگ کی جس کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی۔ اس دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ اسی جنگ کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سو پچیس کے قریب جنگوں میں حصّہ لیا اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی جنگجو اور سپاہی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم کا کوئی حصّہ ایسا نہیں تھا جس پر تلوار یا تیر کے زخم کا نشان نہ ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذّاب کے بڑے لشکر کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکست دی۔ عراق کی جنگ میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کردار نمایاں ہے۔ جنگِ یرموک میں بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری اور کامیاب جنگی حکمتِ عملی کی وجہ سے مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس فتح نے مسلمانوں کے لیے رومی سلطنت کے دروازے کھول دیے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبّت تھی۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر مبارک کا حلق کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کچھ موئے مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبرّک کے طور پر اپنی ٹوپی میں رکھ لیے تھے۔ اسی کی برکت تھی کہ جس دشمن نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ کیا شکست سے دوچار ہوا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے انتقال کے وقت اس بات کا بہت افسوس تھا کہ وہ میدانِ جنگ کے بجائے بستر پر جان دے رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیس (21) ہجری میں شام کے شہر حمص میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک بھی حمص کی جامع مسجد خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale

مشق

1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام ہے:

(i) بنو بکر (ii) بنو مخزوم (iii) بنو خزاعہ (iv) بنو اوس

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ کا لقب ملا:

(i) جنگ یرموک میں (ii) جنگ تبوک میں (iii) جنگ موتہ میں (iv) غزوۂ حنین

(ج) اِسلام کی طرف سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی جنگ ہے:

(i) جنگِ موتہ (ii) جنگ یرموک (iii) جنگ تبوک (iv) غزوۂ خندق

(د) حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذّاب کے لشکر کو شکست دی:

(i) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں (ii) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں

(iii) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں (iv) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا:

(i) 20 ہجری (ii) 21 ہجری (iii) 22 ہجری (iv) 23 ہجری

2 خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ___________ میں پیدا ہوئے۔

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ___________ ہے۔

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ___________ ہجری میں اسلام قبول کیا۔

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ___________________________ کے موئے مبارک اپنی ٹوپی میں رکھے۔

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ___________ جنگوں میں حصّہ لیا۔

3 مختصر جواب دیں۔

(الف) مسلمان فاتحین کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

(ج) جنگِ موتہ میں مسلمانوں کے کون سے سپہ سالار شہید ہوئے؟

(د) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا کوئی واقعہ لکھیں۔

(ہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

4 تفصیلی جواب دیں۔

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف تحریر کریں۔ (ب) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- ★ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حالاتِ زندگی پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کیجیے تاکہ مسلمانوں کے روشن ماضی سے مستفید ہوسکیں۔
- ★ انٹرنیٹ کی مدد سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات سے مزید آگہی حاصل کیجیے۔
- ★ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کون سے پہلو نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے؟

برائے اساتذہ کرام:

- ★ جماعت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے متعلق ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not For Sale